کیا شتر مرغ اور اس کا انڈہ حلال ہے؟

جی ہاں ! تمام امت اسلامیہ میں شتر مرغ اور اس کے انڈے حلال ہیں۔

- **مختصر گفتگو:**

ایک کلی اصول:

جو پرندہ بھی حلال ہو اس کا انڈہ کھانا بھی حلال ہوتا ہے، اور جو پرندہ حرام ہو اس کا انڈہ بھی حرام ہوتا ہے اور اسی طرح کا قاعدہ جانوروں میں بھی ہے کہ جو جانور حلال ہو اس کا دودھ پینا بھی حلال ہوتا ہے اور جو حرام ہو اس کا دودھ پینا بھی حرام ہوتا ہے۔

شتر مرغ کو عربی میں النعامۃ کہتے ہیں اور حاجی حضرات عام طور پر اس نعامہ کا شکار کر کے کھاتے تھے اور اس حالت احرام میں ایسا کرنے والے حاجی پر اس کفارہ ایک اونٹ ہے جیسا کہ ہم روایات ذکر کریں گے لہذا یہ کہنا کہ حاجی حضرات حرام پرندے کا شکار کرتے تھے اور پھر وہ کھاتے بھی تھے اور امام فقط کفارہ بیان کرتے تھے اور یہ وضاحت نہیں فرماتے تھے کہ اس حرام پرندے کا شکار نہ کرو، ایسی سوچ امام معصومؑ کے متعلق مکمل غلط ہے چونکہ معصوم کے سامنے اگر کوئی حرام کام کرے اور بتلائے اور امام اس

کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں کچھ نہ فرمائیں بلکہ اس حوالے سے خاموش رہیں تو مطلب وہ چیز حلال تھی، کیونکہ اگر حرام ہوتی تو امام علیہ السلام منع فرماتے۔

اسی طرح روایات میں شتر مرغ کے انڈے کے کھانے کا ذکر بھی موجود ہے۔

اور اس کے علاوہ جو عمومی طور پر پرندے کو حلال کرنے والی علامات امام معصوم نے بتلائی ہیں وہ بھی اس میں موجود ہیں۔ یہ سب ہم تفصیلی گفتگو میں ذکر کریں گے۔

- **تفصیلی گفتگو:**

وسائل الشیعہ میں شیخ حر عاملی رحمہ اللہ نے ایک باب باندھا ہے:

وسائل الشيعة، ج24، ص: 154

«1» **20** بَابُ تَحْرِيمِ بَيْضِ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَ إِبَاحَة بَيْضِ مَا يُؤْكَلُ فَإِنِ اشْتَبَهَ حَلَّ مِنْهُ مَا اخْتَلَفَ طَرَفَاهُ وَ حَرُمَ مَا اسْتَوَى طَرَفَاهُ

-

اس کا مطلب یہ ہے:

ہر وہ پرندہ جس کا گوشت حرام ہے اس کا انڈہ بھی حرام ہے اور اسی طرح ہر وہ پرندہ جس کا گوشت حلال ہے اس کا انڈہ بھی حلال ہے اور اگر کسی انڈے کے بارے میں صورتحال مشکوک ہو جائے تو پھر جس کی دونوں اطراف (سائیڈیں) برابر ہوں وہ حرام ہوگا اور جس کی دونوں طرفیں مختلف ہوں وہ حلال ہوگا۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شک کی صورت میں انڈے کی دونوں سائیڈوں کو دیکھا جائے گا، لیکن اگر ہمیں یقین ہو کہ یہ انڈہ حلال پرندے کا ہے تو وہ انڈہ حلال ہوگا چاہے اس انڈے کی دونوں سائیڈیں ایک جیسی ہوں۔

اسی طرح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار میں لکھتے ہیں:

بحار الأنوار؛ ج62، ص: 168

المعروف بين الأصحاب أن بيض الطيور تابع لها في الحل أو الحرمة و مع الاشتباه يؤكل ما اختلف طرفاه و لا يؤكل ما اتفقا و يدل عليه أخبار كثيرة

جس کا مطلب یہ ہے: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اصحاب کے درمیان مشہور ہے کہ پرندوں کے انڈے حلال اور حرام ہونے کے حکم میں پرندوں کے تابع ہوا کرتے ہیں (یعنی اگر پرندہ حلال تو انڈہ بھی حرام، اور اگر پرندہ حرام تو انڈہ بھی حرام) اور اگر انڈے کے بارے میں صورتحال مشتبہ ہو جائے تو پھر یہ دیکھا جائے کہ جس انڈے کی دونوں طرفیں مختلف ہوں وہ کھالیا جائے اور جس کی دونوں ایک جیسی ہوں اسے نہ کھایا جائے، اور اسی قانون پر بہت ساری روایات موجود ہیں۔

پس یہاں تک یہ بات ثابت ہوئی:

کہ انڈے کے حلال اور حرام ہونے کا کوئی الگ معیار نہیں ہے بلکہ وہ پرندے کے حکم کے تابع ہے، اگر پرندہ حلال ثابت ہو جائے تو انڈہ بھی حلال ثابت ہو جائے گا اور اس کی دونوں طرفوں کے ایک جیسا ہونے کو نہیں دیکھا جائے گا۔ کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ پرندہ حلال ہو اور انڈہ حرام ہو اور پھر اس حرام انڈے سے پرندہ حلال پیدا ہو۔

اور اسی ضمن میں روایت ہے:

روایت ملاحظہ ہو کہ ایک بندے نے حرم کے **شتر مرغ کا انڈہ کھالیا** تو امام نے فرمایا کہ اس کی قیمت کے برابر صدقہ دے دو:

الكافي (ط - الإسلامية)؛ ج 4؛ ص 237

23- أَحْمَدُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ع عَنْ بَيْضَةِ نَعَامَةٍ أَكَلْتُ فِي الْحَرَمِ قَالَ تَصَدَّقْ بِثَمَنِهَا

اور اسی طرح شتر مرغ کا شکار بھی حاجی کرتے تھے اور کھاتے تھے:

من لا يحضره الفقيه ؛ ج 2 ؛ ص 364

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي أَنْوَاعِ مَا يُصِيبُ مِنَ الصَّيْدِ

2723- رَوَى جَمِيلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع فِي مُحْرِمٍقَتَلَ نَعَامَةً قَالَ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينا

ترجمہ: یہ باب احرام باندھے حاجی پر کفارہ کے متعلق ہے کہ جو وہ شکار میں کھاتا ہے۔

روایت: امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ احرام باندھا حاجی اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو اس پر ایک اونٹنی کفارہ ہے اور اگر یہ نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلائے۔

من لا يحضره الفقيه، ج2، ص: 374

2736 وَ رَوَى عَلِيُّ بْنُ رِئَابٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْمٍ حُجَّاجٍ مُحْرِمِينَ أَصَابُوا أَفْرَاخَ نَعَامٍ فَأَكَلُوا جَمِيعاً قَالَ عَلَيْهِمْ مَكَانَ كُلِّ فَرْخٍ أَكَلُوهُ بَدَنَةٌ يَشْتَرِكُونَ فِيهَا جَمِيعاً فَيَشْتَرُونَهَا عَلَى عَدَدِ الْفِرَاخِ وَ عَلَى عَدَدِ الرِّجَالِ

ابان بن تغلب نے احرام کی حالت میں ان حاجیوں کے بارے میں سوال کیا کہ انہوں نے شتر مرغ کے بچوں کا شکار کیا اور پھر سب نے کھایا تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

کہ ان پر ہر بچے کے بدلے ایک اونٹ کفارہ کے طور پر ہے اور وہ سب اس کفارے میں شریک ہوں گے پس بچوں کی تعداد کے مطابق اور اپنی تعداد کے مطابق وہ اونٹ خریدیں گے۔

اب غور فرمائیں کہ اس روایت میں واضح طور پر شتر مرغ کے کھانے کی بات ہے اور وہ بھی چھٹے امام علیہ السلام کے سامنے لیکن امام نے یہاں پر ان حاجیوں کے بارے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے حرام پرندہ کیوں کھایا؟!

اور اس کے علاوہ جو پرندے کے حلال ہونے کی **عمومی علامات** امام علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں وہ بھی شتر مرغ میں موجود ہیں: جیسے اڑتے وقت پروں کو کوے اور چیل کی طرح پھیلا کر نہیں رکھتا بلکہ زیادہ حرکت میں رکھتا ہے اور اسی طرح مرغی کی طرح اس کا پوٹہ ہوتا ہے نہ کہ انسان کی طرح کا معدہ۔

روایات ملاحظہ ہوں:

[3] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ الزَّيَّاتِ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ قَالَ وَ اللهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَطُّ وَ ذَلِكَ أَنِّي سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللهُ مَا يُؤْكَلُ مِنَ الطَّيْرِ فَقَالَ كُلْ مَا دَفَّ وَ لَا تَأْكُلْ مَا صَفَّ (الكافي ج : 6 ص : 248)

ترجمہ: زرارۃ کہتا ہے کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام جیسا کوئی نہیں دیکھا اور میں نے ان سے سوال کیا اور کہا کہ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے کونسے پرندے کھا سکتے ہیں؟ **توامام علیہ السلام نے جواب دیا:**

ہر وہ پرندا جو پروں کو پھڑ پھڑاتا ہو اسے کھاؤ اور وہ پرندہ جو پروں کو پھیلا کر رکھتا ہو اسے نہ کھاؤ۔

یعنی جب پرندہ اڑتا ہے تو دیکھو کہ کیا وہ پروں کا زیادہ حرکت میں رکھتا ہے یا پروں کا پھیلا کر زیادہ رکھتا ہے؟ اگر وہ زیادہ دیر تک پروں کو پھیلا کر رکھتا ہو اور پروں کو حرکت بہت کم دیتا ہو تو وہ پرندہ حرام ہے جیسے شاھین اور کوے ہیں، لیکن اگر وہ اڑتے وقت پروں کو زیادہ دیر تک پھیلا کر نہ رکھتا ہو بلکہ پروں کو حرکت زیادہ دیتا ہو اور تھوڑی دیر کے لئے جیسے اترتے وقت پروں کو پھیلا کر رکھتا ہو تو وہ حلال ہے۔

اور اسی مطلب کو ایک روایت میں امام علیہ السلام نے بیان فرمایا:

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ إِنْ كَانَ الطَّيْرُ يَصُفُّ وَ يَدُفُّ فَكَانَ دَفِيفُهُ أَكْثَرَ مِنْ صَفِيفِهِ أُكِلَ وَ إِنْ كَانَ صَفِيفُهُ أَكْثَرَ مِنْ دَفِيفِهِ فَلَمْ يُؤْكَل (من لا يحضره الفقيه ج : 3 ص : 322)

ترجمہ: امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر ایک پرندہ اڑتے وقت پروں کو پھڑ پھڑاتا بھی ہو اور پھیلا کر بھی رکھتا ہو تو جس پرندے کا پروں کو پھڑ پھڑانا، پروں کو پھیلا کر رکھنے سے زیادہ ہو تو اسے کھایا جائے گا اور اگر اس پرندے کا پروں کو پھیلا کر رکھنا، پروں کو پھڑ پھڑانے سے زیادہ ہو تو اسے نہیں کھایا جائے گا۔

روایت:

[1] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ع ---وَ كُلُّ مَا دَفَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَ الْحَوْصَلَةُ وَ الْقَانِصَةُ يُمْتَحَنُ بِهَا مِنَ الطَّيْرِ مَا لَا يُعْرَفُ طَيَرَانُهُ وَ كُلُّ طَيْرٍ مَجْهُولٍ

(الكافي ج : 6 ص : 247)

ترجمہ: امام علیہ السلام نے فرمایا:

جو پرندہ پروں کو پھڑ پھڑاتا ہو (اڑتے وقت) وہ حلال ہے اور جس کے اڑنے کا علم نہ ہو سکے یا جس کے بارے میں انسان جاہل ہو تو ایسے پرندے کے اندر پوٹے اور سنگدان کو دیکھا جائے گا۔

یعنی: اگر اس پرندہ میں پوٹا ہوا کہ جس میں دانے جمع ہوتے ہیں یا سنگدان ہو کہ جس میں چھوٹی کنکریاں جمع ہوتی ہیں تو وہ پرندہ حلال ہے اور اسی مطلب کو روایت میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

فَكُلِ الْآنَ مِنْ طَيْرِ الْبَرِّ مَا كَانَتْ لَهُ حَوْصَلَةٌ وَ مِنْ طَيْرِ الْمَاءِ مَا كَانَ لَهُ قَانِصَةٌ كَقَانِصَةِ الْحَمَامِ لَا مَعِدَةٌ كَمَعِدَةِ الْإِنْسَانِ

((الكافي ج : 6 ص : 247))

ترجمہ: امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

پس خشکی کے ہر اس پرندے کو کھاؤ کہ جس کا پوٹا ہو اور پانی کے ہر اس پرندے کو کھاؤ کہ جس کا کبوتر کی طرح کا سنگدان ہو نہ کہ انسان کی طرح کا معدہ ہو۔

☆اور قابل اعتماد لوگوں نے شتر مرغ کو ذبح کرکے دیکھا ہے تو اس میں پوٹا موجود ہے اس کا معدہ انسان کے معدے کی طرح نہیں ہے پس امام علیہ السلام کی بتائی گئی علامت کے مطابق مور حلال شمار ہوگا۔

- **نتیجہ کلام:**

پس جب شتر مرغ کا حلال ہونا ثابت ہو گیا تو اس کا انڈہ بھی حلال ثابت ہو جائے گا کیونکہ ہر حلال پرندے کا انڈہ بھی حلال ہوا کرتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ پرندہ حلال ہو اور اس کا انڈہ حرام ہو اور اس حرام انڈے سے پھر حلال پرندہ پیدا ہو۔

پس اب شتر مرغ کے انڈے کی شکل جیسی بھی ہو اس کو نہیں دیکھا جائے گا چونکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ امام علیہ السلام نے انڈے کی دونوں سائیڈوں کے برابر ہونے والی علامت کو شک والی صورت میں بیان کیا ہے کہ جب انڈے کے بارے میں علم نہ ہو کہ کس پرندے کا ہے۔

- اور ہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مرغیوں کے بعض انڈے بھی آپ گول مٹول اور دونوں طرفوں کے برابر والے دیکھ سکتے ہیں۔

اور اسی طرح شتر مرغ کے انڈوں کی بہت ساری ویڈیو اور تصاویر ایسی دیکھی ہیں کہ ان کی دونوں طرفیں بھی بالکل برابر نہیں ہوتیں تھوڑا بہت فرق ضرور ہوتا ہے لیکن بہت ہی تھوڑا۔ آپ گوگل کر کے تصاویر دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی فرض کریں کہ بعض انڈے ایسے ہوں کہ جن کی طرفیں (سائیڈیں) برابر ہوں تو پھر بھی وہ حلال ہوں گے چونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ انڈے حلال پرندے کے ہیں۔ اگر شک ہوتا تو پھر ہم انڈے کی شکل اور شیپ کو نوٹ کرتے۔